

مرد اور عورت کی نمار میں فرق

احادیث کی روشنی میں

ادارہ دعوت الہامیہ
مکتبہ اہل سنت و جماعت
کراچی

98

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	مرد اور عورت کی نماز میں فرق
مؤلف	ابوریحان مولانا عبدالغفور صاحب سیالکوٹی
طباعت	اول
طابع	حسن الرحمن عبداللہ
کمپوزنگ	صدیقی کمپوزرز۔ ماڈل کالونی
فون:	0320-4084547, 4504007
ناشر	ادارہ دعوت اسلام
	جامعہ یوسفیہ بنوریہ شرف آباد سوسائٹی،
	کراچی ۷۴۸۰۰

ملنے کے پتے

❁ اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

❁ مکتبہ رشیدیہ بالمقابل مقدس مسجد اردو بازار کراچی

❁ مکتبہ سید احمد شہید، لاہور

❁

سَعِيدُ اَحْمَد جَلَّالُہٗ الْوَدَّادُ

بِجَانِبِ الْعِلْمِ الْاَلَمِ الْاَلَمِ

مَدْرَسہ کٹر پوسٹ پورہ کلاں

تراقشہ۔ پاکستان

اللہ تعالیٰ نے جس طرح مرد و عورت کی تخلیق اور ان کی صفات جنہوں

میں زنانہ تھا ہے ایسے ان کے احکام بھی مختلف ہیں ان کے

قانون و نواکفر اور ذمہ داریاں بھی الگ الگ ہیں لیکن ناسخ و منسوخ کا

اور منسوخ ہر شے کا کہ انہوں نے عورت و نسوان کا منہ پر کھڑے ہو کر

تو سے کھینچ کر مردوں کی صف میں نہ کھڑا کیا اور یکسر عورتوں کی ذمہ داریوں

سے جان جھڑائی۔ ان کے قانون کے منہ پر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

خود کو کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر

سید احمد جلالی

لاہور ۱۸/۱۲/۲۲

فہرست مضامین

۴	عرض حال	۱
۶	تہبید	۲
۸	۱:۔۔۔ تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں فرق	۳
۱۰	۲:۔۔۔۔۔ ہاتھ باندھنے میں فرق	۴
۱۳	۳:۔۔۔۔۔ سجدہ کی کیفیت میں فرق	۵
۱۷	۴:۔۔۔۔۔ قعدہ کی ہیئت میں فرق	۶
۱۹	۵:۔۔۔۔۔ سر ڈھانکنے میں فرق	۷
۲۰	۶:۔۔۔۔۔ نماز باجماعت کی افضلیت میں فرق	۸
۲۲	۷:۔۔۔۔۔ امام کی جائے قیام میں فرق	۹
۲۶	۸:۔۔۔۔۔ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت میں فرق	۱۰
۳۱	ایک ضروری تنبیہ	۱۱
۳۳	۹:۔۔۔۔۔ صفوں کی خیریت و شریت میں فرق	۱۲
۳۴	۱۰:۔۔۔۔۔ صلاحیت امامت میں فرق	۱۳
۳۴	۱۱:۔۔۔۔۔ اپنے امام کو متنبہ کرنے کے طریقے میں فرق	۱۴
۳۵	۱۲:۔۔۔۔۔ اذان و اقامت کی مسنونیت میں فرق	۱۵
۳۶	۱۳:۔۔۔۔۔ فرضیت جمعہ میں فرق	۱۶
۴۰	بعض فقہی فرق	۱۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عرض حال:

مرد اور عورت کی نماز میں فرق سے متعلق یہ رسالہ آج سے تقریباً چھ سات سال قبل ایک وقتی ضرورت کے تحت ضبط تحریر میں آیا تھا، مقصد اس مسئلہ کے دلائل کو یکجا کر کے محفوظ کرنا تھا اور بس، اس کی طباعت و اشاعت تو اس وقت میرے خواب و خیال میں بھی نہ تھی، دوست و احباب کو جب ضرورت پڑتی اس کی فوٹو کاپی کروا لیتے۔ یہاں تک کہ برادرِ م حضرت مولانا حسن الرحمن عبداللہ کا اسلام آباد آنا ہوا اور انہوں نے اس فوٹو کاپی کو دیکھا تو اس کی طباعت و اشاعت کا مشورہ دیا اور اپنے مکتبہ سے اس کو شائع کرنے کی پیشکش بھی کر دی، میں نے مسودہ ان کے حوالے کر دیا۔

لیکن طباعت و اشاعت سے پہلے مناسب سمجھا گیا کہ مسودہ کسی اور جید عالم و مفتی صاحب کو بھی ایک نظر دکھالیا جائے، اس لئے جامعہ فریدیہ اسلام آباد کے فاضل نوجوان حضرت مولانا مفتی شکیل احمد صاحب سے درخواست کی گئی، انہوں نے درس و افتاء وغیرہ کی اپنی گونا گوں مصروفیات کے باوجود بڑی فراخ دلی اور خندہ پیشانی سے مسودہ از اول تا آخر حرفاً حرفاً پڑھا، اس کی لفظی اور معنوی غلطیوں کی اصلاح فرمائی، مفید

مشورے دیئے جن پر حتی الامکان عمل کیا گیا۔

گچی بات یہ ہے کہ اس رسالہ کی طباعت و اشاعت کا سہرا عزیزم حضرت مولانا حسن الرحمن عبداللہ اور جامعہ فریدیہ کے مدرس و مفتی فاضل فوجوان حضرت مولانا مفتی ثکلیل احمد صاحب کے ہی سر ہے، اگر یہ حضرات توجہ اور ہمت نہ دلاتے نیز ان کا مخلصانہ بھرپور تعاون شامل حال نہ ہوتا تو میں اس کی طباعت و اشاعت کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو ان کے اخلاص و تعاون کی دنیا و آخرت میں بہترین جزاء خیر عطا فرمائے اور رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر عامۃ المؤمنین و المسلمین کے لئے مفید اور میرے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یا رب العالمین بحرمة سید المرسلین و رحمۃ للعالمین۔

ابوریحان سیالکوٹی

۱۱ صفر ۱۴۲۲ھ

اسلام آباد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 (الحمد لله والصلوة والسلام علی رسولہ اللہ)

تمہید:

ایمان کے بعد سب سے اہم عبادت، نماز ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن (عبادات میں سے) سب سے پہلے نماز کا ہی حساب ہوگا، آج کل مسلمان اس میں بہت سستی کر رہے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ مسلمانوں کو نماز کی پابندی کی تلقین کی جائے اور ان کو نمازی بنانے پر محنت کی جائے، لیکن بعض لوگ بے نمازیوں پر محنت کرنے کی بجائے نمازیوں کی نمازوں کو غلط بتانے اور اس سلسلے میں ان کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا کرنے اور طرح طرح کے وسوسے ڈالتے رہنے پر محنت کرتے ہیں، پھر ستم یہ کہ اس کو وہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے دین کی اصل خدمت اور قرآن و حدیث کی صحیح توضیح و تشریح سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم کی سورۃ "الناس" میں ایسے لوگوں کو "خناس" کہا گیا اور ان کے اس وسوسہ شری سے اللہ کی پناہ مانگنے کی تلقین کی گئی ہے ایسے لوگوں کے وسوسوں میں سے ایک وسوسہ یہ ہے کہ "مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں ہے، جو فرق کرتے ہیں وہ نمازیں غلط اور سنت کے خلاف پڑھتے ہیں" حالانکہ خود ان کی یہ بات ہی احادیث اور تعامل امت کے خلاف ہے،

کیونکہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق نہ صرف صریح احادیث سے ثابت ہے بلکہ شروع سے امت کا تعامل و توارث بھی اسی کے مطابق چلا آ رہا ہے اس کی تفصیل، قارئین آئندہ صفحات میں انشاء اللہ ملاحظہ فرمائیں گے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ یہ فتنوں کا دور ہے اس میں اسلاف امت کے ساتھ جڑے رہنے میں ہی دین و ایمان کی سلامتی اور ان سے کٹنے میں اس کی بربادی ہے قرآن و حدیث کی تعلیم بھی یہی ہے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

”وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ.“ (القصص)

ترجمہ:..... اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو

میری طرف رجوع ہو۔

”.....وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ

مَا تَوَلَّوْا وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَمَا أَتَى مَصِيرًا.“ (النساء)

ترجمہ:..... اور جو شخص چلا مسلمانوں کے

رستہ کے خلاف تو ہم کرنے دیں گے اس کو جو کچھ وہ

کرتا ہے اور داخل کریں گے اس کو جہنم میں اور بہت

بری جگہ ہے جانے کی۔

ارشاد نبوی ہے:

”اتبعوا سواد الاعظم فانه من شذَّ شذَّ“

فی النار۔“ (مشکوٰۃ ص: ۳۰)

ترجمہ: ... پیروی کرو بڑی جماعت کی جو جماعت سے کٹا (سمجھو) آگ میں گرا۔
نیز فرمایا:

”وایاکم والشعاب وعلیکم

بالجماعة والعامۃ۔“ (مشکوٰۃ ص: ۳۱)

ترجمہ: ... (گمراہی کی) گھاٹیوں سے بچو،
جماعت اور مجمع سے چٹے رہو۔

اس لئے اسلاف امت سے ہی جڑے رہنے کی کوشش کرنی
چاہئے اور ان سے اپنا دینی رشتہ توڑ کر ان سے الگ کوئی راہ اختیار کرنے
سے بہت ہی زیادہ بچنا چاہئے۔

اس تمہید کے بعد اب ملاحظہ ہوا احادیث کے حوالہ سے مرد و عورت
کی نماز میں فرق۔

۱:..... تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں فرق:

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانے میں مرد اور عورت کے درمیان
یہ فرق ہے کہ مرد تو کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہیں جب کہ عورتوں کو حکم
ہے کہ اپنے سینے کے برابر ہاتھ اٹھائیں، چنانچہ:

الف: حضرت وائل بن حجرؓ کی مرفوع حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ:

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذ صليت فاجعل يديك حذاء اذنيك
والمرأة تجعل يديها حذاء لثديها.“
(کنز العمال ج: ۳ ص: ۱۷۵، مجمع الزوائد ج: ۲ ص: ۱۰۳ بیروت)
ترجمہ: آنحضرت ﷺ نے ان سے
فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھ کانوں کے
برابر اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتی کے برابر
اٹھائے۔

ب: حضرت عطاء تابعیؒ بھی یہی فرماتے تھے، چنانچہ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے ان سے پوچھا کہ تکبیر کے وقت کیا عورت بھی اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارہ کرے جس طرح مرد کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں عورت، مردوں کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے، پھر بہت ہی پست انداز میں اپنے ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتلایا اور فرمایا کہ عورت کے لئے (ہاتھ اٹھانے وغیرہ کی) کیفیت مرد کی سی نہیں ہے، اصل الفاظ یہ ہیں:

”عن ابن جريج قال قلت العطاء
انشير المرأة يديها كالرجل بالكبير؟ قال:

لا ترفع بذلك يديها كالرجال، وأشار،
فخفص يديه جدا وجمعهما اليه وقال ان
للمرأة هيئة ليست للرجل.

(المصنف لعبد الرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۷)

۲:..... ہاتھ باندھنے میں فرق

ہاتھ باندھنے میں بھی مرد اور عورت کے درمیان فرق ہے مرد کے لئے تو افضل یہ ہے کہ وہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جب کہ عورت کے لئے استر (زیادہ پردے والی بات) یہ ہے کہ وہ سینے پر ہاتھ باندھے۔

چنانچہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

”رأيت النبي صلى الله عليه وسلم

وضع يمينه على شماله في الصلوة تحت

السرة.“

(رواه ابن أبي شيبة ج: ۱ ص: ۳۹۰، مطبوعه ادارة القرآن كراچی ۱۴۰۶ھ)

ترجمہ:..... میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا

کہ آپ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر

ناف کے نیچے رکھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”ان من السنة في الصلوة وضع

الاکف علی الاکف تحت السرة۔“

(رواہ احمد بحوالہ المنہج لابن تیمیہ مع شرحہ للشوکانی)

ج: ۲: ص: ۲۰۳ واعلاء السنن ج: ۲: ص: ۱۶۶)

ترجمہ: ... ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر ناف

کے نیچے رکھنا نماز کی سنت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ

یوں منقول ہیں:

”من سنة الصلوة ان توضع الایدی

علی الایدی تحت السرة۔“

(مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۱: ص: ۳۹۱)

امام زبیلیؒ فرماتے ہیں کہ:

”واعلم ان الصحابی اذا اطلق اسم

السنة فالمراد به سنة النبی صلی اللہ علیہ

وسلم۔“ (نصب الرایۃ ج: ۱: ص: ۳۱۳)

ترجمہ: ... معلوم رہے کہ صحابی جب (کسی

چیز کو) سنت بتائے تو اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی

سنت ہوتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

”أخذ الاکف علی الاکف فی

الصلوة تحت السرة. (اعلاء السنن ج ۲: ص ۱۶۷)

ترجمہ:..... نماز میں ہاتھ کو ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

”ومثله عن ابراهيم النخعي وابي

مجلز. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱: ص ۳۹۰، ۳۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ”وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوة تحت السرة.“ (یعنی نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنے) کو یکے از اخلاق نبوة فرمایا۔

(الجوهر النقی علی البیہقی ج ۲: ص ۳۲)

رہا مسئلہ عورت کیا اپنے سینے پر ہاتھ باندھنے کا؟ تو اس کا:

الف:..... ایک ثبوت تو اوپر نمبر ۱ میں ذکر شدہ حدیث اور اثر

ہی ہے کیوں کہ مرد کے مقابلہ میں عورت کے لئے سینے کے برابر ہاتھ اٹھانے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس میں پردہ زیادہ ہے لہذا ہاتھ باندھنے میں بھی اس کے لئے وہی ہیئت زیادہ مناسب ہوگی جس میں پردہ زیادہ ہوگا اور وہ ہے سینے پر ہاتھ باندھنا۔

ب:..... اسی لئے حضرت عطاء ہی فرماتے ہیں کہ:

”تجمع المرأة یدیہا فی قیامہا

ما استطاعت.“ (کہ عورت اپنے قیام میں اپنے

ہاتھوں کو جتنا سکیڑ سکتی ہو اتنا سکیڑے)

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۷)

ج:..... حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ نے اس کو سب کا اتفاقی

مسئلہ بتایا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:

”اما فی حق النساء فاتفقوا علی ان

السنة لهن وضع الیدین علی الصدر.“

(السعائید ج: ۲ ص: ۱۵۶)

ترجمہ:.. عورتوں کے حق میں سب کا

اتفاق ہے کہ ان کے لئے سنت، سینے پر ہاتھ باندھنا

ہے۔

۳:..... سجدہ کی کیفیت میں فرق:

سجدہ کی کیفیت بھی مرد اور عورت کی الگ الگ ہے، مرد کو سجدہ

میں پیٹ رانوں سے، بازو، بغل سے جدا، نیز کہنیاں زمین سے اٹھا کر

رکھنی چاہئیں جب کہ عورت ان سب اعضاء کو ملا اور سمٹا کر رکھے، چنانچہ:

الف:..... امام ابو داؤد اپنی مراسیل میں روایت کرتے ہیں کہ

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی

تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”اذا سجدتما فضمما بعض اللحم الی

الارض فان المرأة في ذلك ليست
كالرجل.

(مراہیل الابی داؤد مکتبہ سنن ابی داؤد ص: ۸، سنن

بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳، إجماع السنن ج: ۳ ص: ۲۰، ۱۹)

ترجمہ:..... جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کو
زمین سے ملا دو اس لئے کہ پیشک عورت اس بارے
میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

فائدہ:..... اس میں آنحضرت ﷺ نے ”فان المرأة
ليست في ذلك كالرجل“ فرما کر ایک اہم ضابطہ کی طرف اشارہ بھی
فرمادیا یعنی یہ کہ نماز کے تمام احکام اول سے آخر تک مردوں اور عورتوں
کے لئے یکساں نہیں ہیں، بلکہ بعض احکام مردوں کے لئے الگ ہیں اور
عورتوں کے لئے ان سے مختلف، ہر صنف کو ان احکام کی پابندی لازم ہے
جو اس سے متعلق ہیں۔

ب:..... حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

”اذا سجدت المرأة فلتَحْفِزْ

وَلْتَلْصِقْ فَخْذَيْهَا بِبَطْنِهَا.“

ترجمہ:..... عورت جب سجدہ کرے تو خوب

سمٹ کر کرے اور اپنے رانوں کو اپنے پیٹ سے

ملا لے۔

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۸، سنن بیہقی ج: ۲)

ص: ۲۲۲، مصنف ابن ابی شیبہ ج: ۱ ص: ۲۷۰)

ج: حضرت حسن بصری اور قتادہ (رحمہما اللہ جو اجلہ تابعین

میں سے ہیں) فرماتے ہیں:

”اذا سجدت المرأة فانها تنضم

ما استطاعت ولا تتجافى لکى لا ترفع

عجیز تھا۔“ (مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۷)

ترجمہ: جب عورت سجدہ کرے تو جتنی

سمٹ سکتی ہو اتنی سمٹ جائے اور کھل کر سجدہ نہ کرے

تاکہ اس کی ہٹھ اوپچی نہ ہو جائے۔

و: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے

کہ آنحضرت ﷺ نے عورت کی نماز کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

”اذا سجدت الصفت بطنها بفخذها

کاستر مایکون لها۔“

(سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳، اعلام السنن ج: ۳ ص: ۳۱)

ترجمہ: عورت جب سجدہ کرے تو اپنا

پیٹ اپنی رانوں سے ایسے طور پر چپکالے جو اس کے

لئے زیادہ سے زیادہ پردہ کا موجب ہو۔

فائدہ:..... اس میں آنحضرت ﷺ نے جو یہ فرمایا ہے کہ ”کاستر مایکون لھا“ اس سے ایک اہم اصول معلوم ہوا کہ عورتوں کے لئے نماز کی ہیئت وہ مستون ہے جس میں ستر یعنی پردہ زیادہ سے زیادہ ہو۔

ہ:..... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آنحضرت

ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ خوب کھل کر سجدہ کیا کریں (ان ینجافوا فی سجودہم) اور عورتوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ وہ خوب سٹ کر سجدہ کریں (ان ینخفضن فی سجودہن)۔ (سنن بیہقی ج ۲: ص ۲۲۲)

تنبیہ:..... امام بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو

سعید خدری (رضی اللہ عنہم) کی ان حدیثوں کو ضعیف بتلایا ہے، لیکن اس سے نفس مسئلہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا، ایک تو اس لئے کہ اصل استدلال اوپر والی حدیثوں سے ہے، یہ دونوں حدیثیں بطور استشہاد ذکر کی گئی ہیں۔ دوم اس لئے کہ ان کے ضعف کا جبیرہ اور تدارک اوپر والی حدیثوں سے ہو گیا ہے۔ سوم اس لئے کہ اس موضوع پر ان سے زیادہ صحیح کوئی حدیث ان سے معارض موجود نہیں ہے، ایسی صورت میں کسی کی شخصی رائے کی بنسبت ضعیف حدیث پر عمل کرنا ہی صحیح و صواب ہوتا ہے۔

۴:..... قعدہ کی ہیئت میں فرق:

چوتھا فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ قعدہ میں مرد اپنا بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھیں جب کہ عورتوں کو اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہئے۔

الف:..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں عورتیں نماز کس طرح پڑھا کرتی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ پہلے عورتیں چار زانو بیٹھتی تھیں پھر ان کو حکم دیا گیا کہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں اور سند بھی اس حدیث کی اس درجہ کی ہے جس کو محدثین ”سلسلة الذهب“ (سونے کی زنجیر) کہتے ہیں یعنی:

”ابو حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر انه

سئل کیف کن النساء یصلین علی عہد رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ قال کن یتربعن ثم

امرن ان یحتفزن۔“

(مسند امام اعظم از ص ۷۳، اعلام السنن ج ۳: ص ۲۰)

ب:..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مردوں کو حکم دیا کرتے تھے کہ تشہد میں دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھا کریں، اور عورتوں کو حکم دیا کرتے

تھے کہ وہ چوڑی بیٹھیں۔

”وكان يأمر الرجال ان يفرشوا
اليسرى وينصبوا اليمنى فى التشهد
ويأمر النساء ان يتربعن.“
(سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳)

ج: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کا
ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”اذا جلست المرأة فى الصلوة
وضعت فخذها على فخذها الاخرى الخ.“
(سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۲۳، اعلام السنن ج: ۲ ص: ۲۵)

ترجمہ: عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی
ایک ران دوسری ران پر رکھے۔

فائدہ: واضح رہے کہ چوڑی دوطرح کی ہوتی ہے، ایک
وہ جو نماز سے باہر ہوتی ہے اور دوسری وہ جو نماز کے اندر ہوتی ہے، نماز
سے باہر کی چوڑی تو وہی ہے جسے آلتی پالتی کہتے ہیں یعنی دایاں پاؤں
بائیں گھٹنے کے نیچے اور بائیں پاؤں دائیں گھٹنے کے نیچے دے کر بیٹھنا، اور
نماز کے اندر کی چوڑی یہ ہے کہ دایاں پاؤں دائیں سرین کے ساتھ (باہر

”لا يقبل الله صلوة حائض الا بخمار.“

(سنن ابی داؤد ج: ۱ ص: ۹۴، جامع ترمذی ج: ۱ ص: ۷۵، سنن ابن ماجہ

ص: ۴۸، المصنف لعبد الرزاق ج: ۳ ص: ۱۳۰، سنن بیہقی ج: ۲ ص: ۲۳۳)

ترجمہ: بالذ عورت کی نماز اللہ تعالیٰ بغیر

اوڑھنی کے قبول نہیں کرتا (یعنی صحیح نہیں ہوتی)۔

۶:..... نماز باجماعت کی افضلیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو

افضل بلکہ ضروری یہ ہے کہ وہ فرض نماز باجماعت ادا کریں جب کہ عورتوں

کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ بلا جماعت، علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں، چنانچہ

مردوں کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”ان صلوة الرجل مع الرجل اذکی

من صلاته وحده، و صلاته مع الرجلین اذکی

من صلاته مع الرجل، وما کثر فهو احب الی

الله عز وجل.“

(ابوداؤد ج: ۱ ص: ۸۲، نسائی ج: ۱ ص: ۱۳۵)

ترجمہ:..... آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے کی

نسبت دوسرے آدمی سے مل کر نماز پڑھنا زیادہ

باعث ثواب ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز

پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے بڑھ کر باعث ثواب ہے، اور جس قدر (جماعت) زیادہ ہو اللہ عز و جل کو زیادہ محبوب ہے۔

نیز وہ تمام حدیثیں بھی مردوں کے لئے نماز باجماعت کو افضل بلکہ ضروری بتاتی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے نماز باجماعت کی فضیلتیں اور ترک جماعت پر سخت ترین وعیدیں ارشاد فرمائیں ہیں، جن کو اباب صحاح ستہ نے مستقل ابواب میں ذکر کیا ہے، ملاحظہ ہو:

صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۸۹، صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۲۳۱، ابوداؤد ج: ۱

ص: ۸۰ تا ۸۲، نسائی ج: ۱ ص: ۱۳۳ تا ۱۳۶، ترمذی ج: ۱ ص: ۵۱، ۵۲، ابن ماجہ ص: ۵۷۔

اس کے مقابلہ میں عورتوں کی جماعت سے متعلق آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”لاخبر فی جماعة النساء الا فی

مسجد جماعة۔“

(رواہ احمد والطبرانی فی الاوسط، بحوالہ اعلاء السنن ج: ۳ ص: ۲۱۳)

ترجمہ: عورتوں کی جماعت میں کوئی

بھلائی نہیں ہے الا یہ کہ مسجد جماعت میں (مردوں

کے ساتھ) ہو۔

تیز ان تمام حدیثوں سے بھی اس پر روشنی پڑتی ہے جس میں عورت کی نماز کو صحن کی بنسبت دالان میں، اور دالان کی بنسبت اندر کمرے میں افضل بتایا گیا ہے (جیسا کہ ابھی آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ)۔

ے:..... امام کی جائے قیام میں فرق:

اور عورتوں کی انفرادی جماعت مکروہ ہونے کے باوجود وہ جماعت کرانے ہی لگیں تو پھر ساتواں فرق مردوں اور عورتوں کی نماز میں یہ ہے کہ مرد امام تو صف سے آگے نکل کر کھڑا ہوتا ہے جب کہ عورت امام کو صف کے اندر ہی کھڑا ہونا چاہئے، عام ازیں کہ وہ فرض نماز کی امام ہو یا نفل نماز کی (مکروہ اس لئے ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے، ارشاد فرمایا: ”لاخیر فی جماعة النساء الا فی مسجد جماعة.“ کہ عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے، اور خیریت کی نفی اس کی کراہت کی کافی دلیل ہے)، چنانچہ مرد امام کی جائے قیام کے بارے میں تو:

الف:..... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں کہ:

”امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذا كنا ثلاثة ان يتقدمنا احدنا.“

(ترمذی ج: ۱ ص: ۵۴)

ترجمہ:..... رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ جب ہم تین (آدمی) ہوں (اور نماز باجماعت پڑھنے لگیں) تو ایک ہم میں آگے ہو جایا کرے۔

ب:..... اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس سلسلے کا اپنا واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ ایک موقع پر:

”رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر مجھے اپنی داہنی طرف کھڑا کر لیا، اتنے میں (حضرت) جبار بن صخر رضی اللہ عنہ بھی وضو کر کے آگئے اور آنحضرت ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر ہم کو اپنے پیچھے کر دیا (اب ہم آپ ﷺ کے پیچھے تھے اور آپ ﷺ ہم سے آگے)۔“ (صحیح مسلم ج: ۲ ص: ۴۱۷ فی حدیث طویل)

جب کہ عورت امام کی جائے قیام کے پارے میں:

الف:..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

کہ:

”تؤم المرأة النساء تقوم في وسطهن.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۴۰)

ترجمہ:..... عورت (اگر) عورتوں کی امام

بنے تو ان کے درمیان کھڑی ہو۔

ب:..... حضرت ریطہ حنفیہ روایت کرتی ہیں (ایک دفعہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرض نماز میں عورتوں کی امامت کراہی
تو ان کے درمیان کھڑی ہوئیں:

”ان عائشة امتهن وقامت بينهن في صلاة مكتوبة.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۴۱)

ج:..... یحییٰ بن سعید خبر دیتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا، نفل نماز میں عورتوں کی امامت کراتی تھیں تو ان کے ساتھ صف
میں کھڑی ہوتی تھیں:

”ان عائشة كانت تؤم النساء في

المنطوق تقوم معهن في الصف.“

(مصنف عبدالرزاق ج: ۳ ص: ۱۴۱)

امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب الآثار میں (بواسطہ ابو حنیفہ عن حماد عن

ابراہیم الخثعمی) اس کو بایں الفاظ نقل کیا ہے:

”انها كانت تؤم النساء في شهر

رمضان فتقوم وسطاً۔“

(کتاب الآثار ص: ۴۳، باب المرأة تؤم النساء الخ)

ترجمہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ماہ رمضان میں عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں۔

و:..... حضرت حجرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں کہ حضرت ام

سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے (ایک دفعہ) عصر کی نماز میں ہم عورتوں کی امامت کروائی تو ہمارے درمیان کھڑی ہوئیں:

”امتنا ام سلمة فی صلوة العصر قامت بیننا۔“

(مصنف عبد الرزاق ج: ۳ ص: ۱۴۰، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ھ:..... ام الحسن سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ

کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ (رمضان میں) عورتوں کی امامت کرتی تھیں تو ان کے ساتھ ان کی صف میں ہی کھڑی ہوتی تھیں:

”انھا رأت ام سلمة زوج النبی صلی

اللہ علیہ وسلم تؤم النساء (ای فی رمضان)

فتقوم معهن فی صفهن۔“ (نصب الراية ج: ۲ ص: ۳۱)

(واضح رہے کہ عورتوں کی اپنی جماعت گو فی نفسہ جائز ہے لیکن

شریعت کی نظروں میں بہتر اور پسندیدہ نہیں ہے، چنانچہ ابھی اوپر (نمبر ۶) میں گزر چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس میں خیریت کی نفی فرمائی ہے: ”لا خیر فی جماعۃ النساء.“ یہی وجہ ہے کہ زمانہ خیر القرون میں اس کا رواج نہ تھا، حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے جو امامت کروائی ہے یہ بیان جواز اور عورتوں کی تعلیم صلوٰۃ کے لئے تھی۔ واللہ اعلم)

۸:..... مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت میں فرق:

ایک فرق مرد و عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کے لئے تو مسجد میں نماز باجماعت ادا کرنا افضل بلکہ ضروری ہے جب کہ عورتوں کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ہی اپنی اپنی نماز پڑھنا افضل ہے، چنانچہ مردوں کے لئے تو مسجد میں آکر نماز جماعت ادا کرنے کی فضیلتیں اور مسجد کی بجائے گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے پر وعیدیں طرح طرح سے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائیں جو کتب صحاح میں مستقل ابواب کے تحت درج ہیں مثلاً:

الف:..... مسجد کی باجماعت نماز کو گھر وغیرہ کی نماز سے ثواب

میں ۲۵ گنا اور ایک روایت میں ۲۷ گنا بڑھ کر فرمایا۔

(بخاری ج: ۱ ص: ۸۹، مسلم ج: ۱ ص: ۲۳۲، وغیرہ ہا من کتب الحدیث)

ب:..... اذان سن کر بھی بلا عذر گھر پر ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد

کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ:

”لم تقبل منه الصلوة التي صلى.“

(ابوداؤد ج: ۱ ص: ۸۱)

ترجمہ:..... (اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی)

یعنی اس پر ثواب نہیں ملتا۔

ج:..... رات کے اندھیرے میں نماز باجماعت کے لئے مسجدوں میں بکثرت آنے جانے والوں کو قیامت کے دن پورے طور کی بشار سنائی۔

و:..... مسجد کے پڑوسی یعنی اذان کی آواز سننے والے کی نماز کے بارے میں فرمایا کہ مسجد کے سوا کسی اور جگہ اس کی نماز گویا ہوتی ہی نہیں:

”لا صلوة لجار المسجد الا في المسجد.“

(اعلاء السنن ج: ۴ ص: ۱۷۰)

ھ:..... بلا عذر گھروں میں ہی نماز پڑھ لینے اور مسجد کی جماعت میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو آگ سے جلا ڈالنے کی دھمکی سنائی۔

لیکن اس کے بالمقابل عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کے لئے ان کے گھر ہی بہتر ہیں چنانچہ:

الف:..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، آنحضرت ﷺ

کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ:

”لا تمنعوا نساءكم المساجد وبيوتهن خير لهن.“

(ابوداؤد ج: ۱ ص: ۸۳، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ترجمہ:.....اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں

آنے) سے منع نہ کرو گو کہ ان کے لئے زیادہ بہتر ان

کے گھر ہی ہیں۔

ب:.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”صلوة المرأة في بيتها افضل من

صلاتها في حجرتها وصلاحها في مخدعها

افضل من صلاحها في بيتها.“

(سنن ابی داؤد ج: ۱ ص: ۸۳، سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ترجمہ:.....عورت کا اپنے سونے کے

کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے میں نماز پڑھنے سے

افضل ہے اور اس کا پچھلی کوٹھڑی میں نماز پڑھنا اگلے

کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

ج:.....ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”خیر مساجد النساء قعر بیوتھن“

(سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱ تا ۱۳۳)

ترجمہ: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان

کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

د:..... ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی

نمازوں میں سے اللہ تعالیٰ کو اس کی وہ نماز، سب سے زیادہ محبوب ہوتی ہے جو وہ اپنے گھر کے تاریک ترین گوشے میں پڑھتی ہے:

”ماصلت امرأة احب الی اللہ من

صلاحتها فی اشد بیتھا ظلمة“

(سنن بیہقی ج: ۳ ص: ۱۳۱)

ھ:..... ایک بار ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی ام حمید

رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ:

”یا رسول اللہ! انی احب الصلاة معک“

(میرا دل چاہتا ہے کہ میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھا

کروں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”قد علمت انک تحبین الصلوة

معی، وصلوتک فی بیتک خیر من

صلوٰتک فی حجرک و صلوٰتک فی
 حجرک خیر من صلوٰتک فی دارک
 و صلوٰتک فی دارک خیر من صلوٰتک فی
 مسجد قومک و صلوٰتک فی مسجد
 قومک خیر من صلوٰتک فی مسجدی۔“

(رواہ احمد فی مسندہ وابن خزیمہ وابن حبان
 فی صحیحہما، بحوالہ اعلاء السنن ج: ۴ ص: ۲۳۰)

ترجمہ:..... میں جانتا ہوں کہ تمہارا دل
 میرے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھنے کو چاہتا ہے،
 لیکن تمہارا اپنے سونے کے کمرے میں نماز پڑھنا
 برآمدے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور برآمدے
 میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور
 صحن میں نماز پڑھنا محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنے سے
 بہتر ہے، اور محلّہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد
 (نبوی) میں (میرے ساتھ باجماعت) نماز پڑھنے
 سے بہتر ہے۔

حضور ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے ام حمید رضی اللہ عنہا نے
 حکم دیا کہ میرے گھر کے تاریک کمرے میں میری نماز کی جگہ بنا دو پھر وہ

زندگی بھر، وصال تک وہیں نماز ادا کرتی رہیں۔

ایک ضروری تنبیہ:

واضح رہے کہ نماز کے لئے عورتوں کے مساجد میں آنے سے متعلق جو کچھ یہاں بیان ہوا ہے، یہ آنحضرت ﷺ کے مبارک دور کی بات ہے، بعد میں جب عورتوں نے ان قیود و حدود میں کوتاہی شروع کر دی جن کے ساتھ ان کو مساجد میں آنے کی اجازت دی گئی تھی تو فقہاء امت نے ان کے آنے کو مکروہ قرار دے دیا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے:

"لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم ما احدث النساء. لمنعهن المسجد

کما منعت نساء بنی اسرائیل."

(صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۱۲۰، صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۳، موطاء مالک ص: ۱۸۳)

ترجمہ: ... عورتوں نے جو نئی روش اختراع کر لی ہے اگر رسول اللہ ﷺ اس کو دیکھ لیتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے، جس طرح بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ ارشاد ان کے زمانے کی عورتوں کے بارے میں ہے، اسی سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے زمانے کی عورتوں کا کیا حال اور کیا حکم ہوگا؟

اس کا مطلب یہ نہیں کہ شریعت بدل گئی ہر گز نہیں، شریعت ہر گز نہیں بدلی اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو شریعت کے بدلنے کا اختیار بھی کہاں ہے؟ بلکہ بات یہ ہے کہ جن قیود و شروط کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے عورتوں کو مساجد میں آنے کی اجازت دی تھی، جب عورتوں نے ان قیود و شروط کو ملحوظ نہ رکھا تو اجازت بھی باقی نہ رہی، اس بنا پر فقہاء امت نے جو درحقیقت حکماء امت ہیں، عورتوں کے مساجد میں حاضری کو مکروہ قرار دے دیا۔

حاصل یہ کہ عورتوں کا نماز کے لئے مساجد میں آنا اپنی اصل کے اعتبار سے جائز ہے مگر فسادِ زمانہ کے عارضہ کی وجہ سے مکروہ قرار پا گیا ہے، اس کی مثال ایسی ہے کہ ویا کے زمانہ میں کوئی طبیب، اسرود کھانے سے منع کر دے تو اس کو یہ نہ کہا جائے گا اس نے شریعت کے حلال و حرام کو تبدیل کر دیا، بلکہ یہ کہا جائے گا کہ اس نے ایک حلال و جائز چیز کو وہابی ماحول و موسم میں مضر صحت ہونے کی وجہ سے کھانے سے منع کیا ہے۔ یہاں بھی یوں ہی سمجھئے کہ عورتوں کا مساجد میں نماز کے لئے آنا اپنی اصل کے اعتبار سے اب بھی جائز ہے، فقہاء امت نے اس کو اصل سے ہی ناجائز نہیں قرار دیا بلکہ نفسانی ماحول و موسم میں دینی صحت کے لئے مضر ہونے کی وجہ سے اس سے منع کیا ہے، خوب اچھی طرح سمجھ لو۔

بہر حال اس اصلی جواز کے باوجود عورتوں کے لئے بہتر ان کے

گھر ہی ہیں ان کو زیادہ ثواب مسجد کے بجائے اپنے اپنے گھر میں اپنی اپنی نماز پڑھنے میں ہی ملے گا جب کہ مردوں کے لئے زیادہ ثواب اس میں ہے کہ وہ مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کریں۔

۹:..... صفوں کی خیریت و شریت میں فرق:

جیسا کہ ابھی معلوم ہوا کہ عورتوں کی نماز اپنے گھر میں ہی افضل ہے لیکن اس کے باوجود اگر وہ مسجد میں ہی آکر مردوں کی ساتھ ان کی امامت میں نماز پڑھیں تو پھر انوں فرق مرد و عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں کی صفوں میں تو بہترین صف سب سے پہلی اور بدترین سب سے آخری صف ہے، جب کہ عورتوں کی صفوں کا معاملہ اس کے بالکل برعکس یہ ہے کہ ان کی بہترین صف سب سے آخری اور بدترین سب سے پہلی صف ہے، چنانچہ صحیح بخاری کے سوا تمام ارباب صحاح ستہ نے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے کہ:

”خیر صفوف الرجال اولها وشرها

آخرها. وخیر صفوف النساء آخرها وشرها

اولها.“

(صحیح مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۲، ابوداؤد ج: ۱ ص: ۹۹، ترمذی

ج: ۱ ص: ۵۲، نسائی ج: ۱ ص: ۱۳۱، ابن ماجہ ص: ۷۰)

۱۰:..... صلاحیت امامت میں فرق:

اسی مذکورہ حدیث سے ہی ایک دسواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرد تو عورتوں کا امام بن سکتا ہے لیکن عورت، مردوں کی امام نہیں بن سکتی، کیونکہ امامت کے لئے سب سے آگے کھڑا ہونا پڑتا ہے جب کہ عورت کو سب سے پیچھے کھڑے ہونے کا حکم ہے، حتیٰ کہ اس کا تو اپنی عورتوں کی صفوں تک میں بھی اگلی صف میں کھڑا ہونا پسند نہیں کیا گیا، وہاں بھی اس کے لئے آخری صف کو ہی بہترین قرار دیا گیا ہے، تو عورتیں چھوڑ سب مردوں سے بھی آگے اس کا کھڑا ہونا شرعاً کیسے درست ہو سکتا ہے؟

۱۱:..... اپنے امام کو متنبہ کرنے کے طریقے میں فرق:

اگر امام بھول جائے اور اس کو متنبہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو گیارہواں فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مقتدیوں میں سے اگر کوئی مرد متنبہ کرے تو تسبیح سے یعنی ”سبحان اللہ“ کہہ کر متنبہ کرے اور اگر کوئی عورت متنبہ کرے تو تصفیق سے یعنی اپنے داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر مار کر متنبہ کرے، چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

”التسبیح للرجال والتصفیق للنساء.“

(بخاری ج: ۱ ص: ۱۶۰، مسلم ج: ۱ ص: ۱۸۰، ابوداؤد ج: ۱ ص: ۱۳۵،

ترمذی ج: ۱ ص: ۷۴، نسائی ج: ۱ ص: ۱۷۸، ابن ماجہ ص: ۷۲)

ترجمہ:..... تسبیح مردوں کیلئے اور تصفیق عورتوں کے لئے۔

(فائدہ)..... عورتوں کے لئے تصفیق کی مشروعیت سے نماز

میں عورتوں کے ہاتھ باندھنے کی کیفیت پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ وہ نماز میں مردوں کی طرح ہاتھ نہ باندھیں گی بلکہ اپنے داہنے ہاتھ کی پھلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر ہاتھ باندھیں گی، جیسی تو ان کے لئے تصفیق بآسانی ممکن ہوگی۔

۱۲:..... اذان و اقامت کی مسنونیت میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ بھی ہے کہ مردوں کے لئے تو اذان و اقامت، سنت مؤکدہ کے درجہ میں مسنون ہے اور عورتوں کے لئے نہ اذان مسنون ہے اور نہ اقامت، چنانچہ امام بیہقیؒ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے صحیح سند کے ساتھ ناقل ہیں کہ:

”لیس علی النساء اذان و اقامة.“

(سنن بیہقی ج: ۱ ص: ۲۰۸)

(کہ عورتوں پر اذان ہے نہ اقامت)

بلکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی روایت سے ایک مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے جس میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”لیس علی النساء اذان ولا اقامة ولا

جمعة ولا اغتسال جمعة ولا تقدمهن امرة

ولكن تقوم في وسطهن. (سنن بیہقی ج: ۱ ص: ۴۰۸)

ترجمہ: ... عورتوں پر نہ اذان ہے نہ اقامت، نہ غسل جمعہ اور نہ (بصورت امامت) عورتوں سے آگے بڑھنا، بلکہ ان کے بیچ میں کھڑی ہو۔

امام بیہقیؒ نے اگرچہ اس کے رفع پر کلام کیا ہے لیکن اس کا مضمون بہر حال اپنی جگہ ثابت ہے۔
۱۳:..... فرضیت جمعہ میں فرق:

ایک فرق مرد اور عورت کی نماز میں یہ ہے کہ مردوں پر جمعہ کی نماز اپنی شرطوں کے ساتھ فرض ہے، جس کے بلاعذر چھوڑنے پر سخت ترین وعیدیں حدیث میں وارد ہوئی ہیں لیکن عورتوں پر جمعہ نہ فرض ہے اور نہ اس کے ترک پر ان کے لئے کوئی وعید ہے چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

الف:.....

”الجمعة حق واجب علی کل مسلم

فی جماعة الا اربعة: عبد مملوک، او امرأة، او صبی، او مریض.“

(سنن ابی داؤد ج: ۱ ص: ۱۵۳)

ترجمہ: ... جمعہ حق ہے اور باجماعت ہر

مسلمان پر واجب ہے، علاوہ چار آدمیوں کے
(۱) غلام جو کسی کی ملک میں ہو، (۲) عورت،
(۳) بچہ، (۴) اور مریض۔

ب:..... نیز آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

”اربعة لا جمعة عليهم: المرأة،
والمملوك، والمسافر، والمريض.“

(کتاب الآثار ص: ۴۱، باب صلوة يوم الجمعة)

ترجمہ:..... چار قسم کے لوگوں پر جمعہ

(واجب) نہیں، عورت، غلام، مسافر اور بیمار۔

ان اور ان جیسی دیگر احادیث کی وجہ سے ہی ائمہ اربعہ (رحمہم اللہ) بھی مرد اور عورت کی نماز میں نفس فرق پر متفق ہیں گو اس کی بعض جزئیات کی تفصیلات آپس میں کچھ مختلف ہیں، امام ابو حنیفہ ہوں یا امام مالک، امام شافعی ہوں یا امام احمد، ان میں سے کسی ایک نے بھی اس فرق کا بالکلہ انکار نہیں کیا بلکہ یہ سب ہی ائمہ کسی نہ کسی صورت میں اس فرق کے ضرور قائل ہیں، چنانچہ ملاحظہ ہوں مذاہب اربعہ کی بعض تصریحات:

مذہب حنفیہ:

”واما فی النساء فاتفقوا علی ان

السنة لهن وضع الیدین علی الصدر لانه استر

لها، كما في البناية وفي المنية: المرأة
تضعهما تحت ثدييها وفي بعض نسخها على
ثدييها ... الخ.“ (النهاية ج: ۲ ص ۱۵۶)
”والمرأة تنخفض في سجودها
وتلزم بطنها بفخذها لان ذلك استر لها.“

(ہدایہ ج: ۱ ص ۱۱۰)

”واذا كانت امرأة جلست على يتيها
الميسرى واخرجت رجلها من جانب الايمن
لانه استر لها.“ (ہدایہ ج: ۱ ص ۱۱۱)

مذہب مالکیہ:

”ندب مجافاة اي مباحدة (رجل فيه)
اي سجود (بطنه فخذيه) فلا يجعل بطنه عليها
ومجافاة (مرفقيه ركبيه) اي عن ركبيه
ومجافاة ضبعيه اي مافوق المرفق الى الابط
جنبه اي عنهما مجافاة وسطا في الجميع واما
المرأة فتكون منضمة في جميع احوالها.“

(الشرح الصغير للدردير المالکی ج: ۱)

ص: ۳۲۹، بحوالہ خواتین کا طریقہ نماز ص: ۴۴)

مذہب شافعیہ:

”قال النووي: يسنّ أن يجافى مرفقيه
عن جنبه ويرفع بطنه عن فخذه وتضم المرأة
بعضها الى بعض وان كانت امرأة ضمت
بعضها الى بعض لان ذلك استرلها.“
(شرح المذهب ج: ۳ ص ۴۰۳،
بحوالہ خواتین کا طریقہ نماز ص: ۴۳)

مذہب حنبلیہ:

”وان صلت امرأة بالنساء قامت
معهن في الصف وسطا“ قال ابن قدامة في
شرحہ: اذا ثبت هذا فانها اذا صلت بهن قامت
في وسطهن لا تعلم فيه خلافا بين من رأى لها
ان تؤمهن ولان المرأة تستحب لها التستر
ولذلك لا يستحب لها التجافى الخ.“
(المغنی لابن قدامة ج: ۱ ص: ۲۰۲، بحوالہ سابق ص: ۴۵)

حتی کہ غیر مقلدین کے امیر یمانی نے ”سبل السلام“ میں، مولانا
عبدالجبار غزنوی نے ”فتاویٰ غزنویہ“ میں، اور مولوی علی محمد سعیدی نے
”فتاویٰ علماء حدیث“ میں فی نفسہ اس فرق کی تصریح کی ہے، بلکہ ان کے

مولوی عبدالحق ہاشمی مہاجر کی نے تو اس فرق پر مستقل ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے۔ ”نصب العمود فی تحقیق مسئلۃ تجافی المرأة فی الركوع والسجود والقعود۔“

مولانا محمد داؤد غزنوی کے والد مولانا عبدالباق غزنوی سے سوال کیا گیا کہ عورتوں کو نماز میں انضمام یعنی رکوع سجود سمٹ سمٹا کر کرنا چاہئے یا نہیں؟ آپ نے جواب میں پہلے تو مراہیل ابی داؤد کی وہ حدیث نقل کی جو ہم اوپر (نمبر ۳) کی شق الف میں ذکر کر آئے ہیں پھر لکھا ہے کہ:

”اسی پر تعامل اہل سنت و مذاہب اربعہ وغیرہ سے چلا آیا ہے۔“

پھر چاروں مذاہب کی کتابوں سے حوالے پیش کر کے تحریر فرمایا:

”غرض یہ ہے کہ عورتوں کا انضمام و تحفّاض نماز میں، احادیث و تعامل جمہور اہل علم از مذاہب اربعہ وغیرہم سے ثابت ہے، اس کا منکر کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“

(فتاویٰ غزنویہ ص ۲۷، ۲۸، فتاویٰ علماء اہلحدیث ج ۳ ص ۱۳۹، بحوالہ ”خواتین کا طریقہ نماز“ مؤلفہ حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھری ص ۳۶)

بعض فقہی فرق:

مرد اور عورت کی نماز میں یہ فرق تو وہ ہیں جو منصوص ہیں، ان

کے علاوہ بعض ایسے فرق بھی ہیں جو فقہی و اجتہادی ہیں، مناسب ہے کہ تمہیں لائقانہ وہ بھی ذکر کر دیئے جائیں لیکن اس سے پہلے تمہید کے طور پر یہ بتادینا ضروری ہے کہ یہ فقہی و اجتہادی فرق بھی بالکل بلاوجہ اور محض ایجاد بندہ نہیں ہیں، بلکہ حدیث رسول (ﷺ) سے ہی اخذ کردہ اصول پر مبنی ہیں، عورت کے سجدے کی کیفیت کے بیان میں آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل ہو چکا ہے:

”اذا سجدت الصقت بطنها بفخذها“

کاسترہایکون لہا۔“

اس سے جہاں اصولی طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرد اور عورت نماز کے تمام احکام میں برابر نہیں ہیں وہاں ایک اصول یہ بھی نکلتا ہے کہ عورت کے لئے نماز کی ہیئت و کیفیت وہ مسنون ہے جس میں ستر زیادہ سے زیادہ ہو، حضرات فقہاء کرام نے آگے آنے والے فقہی و اجتہادی فرقوں میں اسی اصول کو پیش نظر رکھا ہے، چنانچہ ”بدایہ“ میں عورت کے سجدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

”والمرأة تنخفض في سجودها“

وتلزم بطنها بفخذها لان ذالك استر لہا۔“

(الہدایہ ج: ۱ ص: ۱۱۰، باب صفۃ الصلوۃ)

ترجمہ: اور عورت اپنے سجدہ میں سمٹ

جائے اور اپنا پیٹ اپنی رانوں سے ملا لے کیوں کے
یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔

یہ قریب قریب وہی الفاظ ہیں جو عورت کے سجدہ کی کیفیت میں
آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اسی طرح عورت کے قعدہ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے بھی
صاحب ہدایت نے لکھا ہے:

”فان كانت امرأة جلست على اليتها

المسر و اخرجت رجليها الى الجانب الايمن

لانه استر لها.“ (الہدایہ ج: ۱ ص: ۱۱۱)

ترجمہ: .. پھر اگر عورت ہو تو اپنے بائیں

سرین پر بیٹھ جائے اور اپنے پاؤں دائیں طرف نکال

لے کیوں کہ یہ اس کے لئے زیادہ پردہ کی چیز ہے۔

یہاں بھی صاحب ہدایہ نے اسی ستر کو بنیاد بنایا ہے جس کی تصریح

خود آنحضرت ﷺ نے ہی اپنے مذکورہ ارشاد یعنی: ”کاستر ما یکون

لها.“ میں فرمائی ہے پھر آنحضرت ﷺ کے ارشاد فرمودہ اس اصول کی

رعایت صرف فقہاء احناف ہی نے نہیں کی بلکہ دیگر ائمہ مجتہدین اور فقہاء

امت نے بھی اس کی پوری پوری رعایت کی ہے، جیسا کہ ان کی کتب فقہ

سے واضح ہوتا ہے۔

الغرض آگے بیان ہونے والے مرد اور عورت کی نماز میں فقہی و اجتہادی فروق بھی دراصل احادیث سے ہی ماخوذ ہیں خود ساختہ نہیں ہیں ان کا منشاء وہی ستر ہے جو احادیث میں مصرح ہے، اس تمہید کے بعد اب ملاحظہ ہوں وہ فروق:

۱۴:..... تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) چادر وغیرہ سے ہاتھ باہر نکال کر اٹھانے چاہئیں، لیکن عورتیں ہر حال میں چادر یا ڈوپٹہ سے ہاتھ باہر نکالے بغیر اندر ہی اندر سے انہیں اٹھائیں۔
(عمدة الفقہ ج: ۲ ص: ۱۱۴، ہاشمی زبور حصہ: ۱۱ ص: ۲۹)

۱۵:..... ہاتھ باندھنے میں مردوں کو چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں کلائی کو پکڑنا چاہئے۔ لیکن عورتیں، داہنی ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھیں، حلقہ بنا کر کلائی کو نہ پکڑیں۔
(عمدة الفقہ ج: ۲ ص: ۱۱۵، ہاشمی زبور حصہ: ۱۱ ص: ۲۹)

۱۶:..... مردوں کی جماعت کی جہری نمازوں میں تو قراءۃ، بلند آواز سے ہوتی ہی ہے لیکن اگر مرد کبھی جہری نماز تنہا بھی پڑھے تو تب بھی قراءۃ بلند آواز سے کر سکتا ہے، جب کہ اس کے برعکس عورتوں کو ایسی صورتوں میں بھی بلند آواز سے قراءۃ کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ایسے وقت میں بھی قراءۃ آہستہ ہی کرنی چاہئے، بلکہ جن فقہاء کے نزدیک عورت کی آواز بھی ستر میں داخل ہے ان کے نزدیک تو باواز بلند قراءۃ کرنے سے

اس کی نماز ہی فاسد ہو جائے گی۔ (بحوالہ مذکور)

۱۷:..... مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھک جانا چاہئے کہ سر، سرین اور پشت برابر ہو جائیں لیکن عورتیں اس قدر نہ جھکیں بلکہ صرف اتنا جھکیں کہ ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔ (بحوالہ بالا)

۱۸:..... مرد، رکوع میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑیں لیکن عورتیں اس طرح کرنے کی بجائے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر اپنے گھٹنوں پر صرف رکھ لیں۔ (عمدة الفقہ ج: ۳ ص: ۱۰۹، ۱۱۵)

۱۹:..... مردوں کو رکوع میں اپنی پنڈلیاں سیدھی رکھنی چاہئیں، گھٹنوں کو کمان کی طرح خم نہ دینا چاہئے جب کہ عورتیں اس حالت میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے رکھیں۔ (بحوالہ بالا)

۲۰:..... مرد، رکوع میں اپنی کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھیں اور عورتیں ملا سٹا کر۔ (عمدة الفقہ ج: ۳ ص: ۱۰۹، ۱۱۵، پہنچتی حصہ: ۱۱ زیور ص: ۲۹)

۲۱:..... مردوں پر عید کی نماز واجب ہے، عورتوں پر واجب نہیں۔

(شامی ج: ۱ ص: ۵۰۴، باب صفة الصلوة بیان

کیفیة السجود، وعمدة الفقہ ج: ۳ ص: ۱۱۵)

۲۲:..... مردوں پر ایام تشریق میں باجماعت فرض نمازوں کے

بعد تکبیر تشریق واجب ہے، لیکن عورتوں پر واجب نہیں، الا یہ کہ وہ مردوں کی جماعت میں مل کر، مرد امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور مرد امام نے عورتوں کی امامت کی نیت بھی کی ہو، اس صورت میں الہتہ مردوں کی متابعت میں ان پر بھی تکبیر واجب ہو جائے گی ورنہ مستقلاً ان پر واجب نہیں (یہ امام اعظم ابو حنیفہؒ کا مذہب ہے، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے قول کے مطابق عورت پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے اور فتویٰ انہیں کے قول پر ہے۔ ناقل)۔ (عمدة الفقہ ج: ۲ ص: ۲۶۷، بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص: ۸۱)

۲۳:..... مرد تکبیر تشریق بلند آواز سے کہیں اور عورتیں اگر کہیں تو آہستہ آواز سے، اگرچہ مردوں کی جماعت میں شامل ہو کر ہی کیوں نہ کہیں۔ (بحوالہ بالا)

۲۴:..... عورتوں پر اپنی فرض نمازوں کے لئے اذان و اقامت تو ہے ہی نہیں جیسا کہ گزر چکا ہے، لیکن وہ مردوں کی فرض نمازوں کے لئے بھی اذان و اقامت نہیں کہہ سکتیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو مردوں پر اس اذان و اقامت کا اعادہ ضروری ہوگا، ورنہ ان کی وہ نماز بلا اذان و اقامت متصور ہوگی اور ترک اذان و اقامت کا گناہ بھی ہوگا۔

(عمدة الفقہ ج: ۲ ص: ۳۵ تا ۳۶، بہشتی زیور حصہ ۱۱ ص: ۴۰)

۲۵:..... مردوں کے لئے فجر کی نماز اجالے میں پڑھنا مستحب ہے جبکہ عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ فجر کی نماز طلوع فجر کے بعد

اندھیرے میں پڑھیں اور باقی نمازوں میں مردوں کی جماعت کا انتظار کرنا بہتر ہے، جب ان کی جماعت ہو چکے تب یہ پڑھیں۔

(عمدة الفقہ ج: ۲ ص: ۱۸، بہشتی زیور حصہ: ۲ ص: ۱۰، حصہ: ۱ ص: ۱۹)

نوٹ:..... ہم نے عوام کی سہولت کے لئے عمدة الفقہ اور بہشتی

زیور، اردو کی کتابوں کے حوالے دیئے ہیں ورنہ یہ تمام فروق، الھدایہ، البحر الرائق، الفتاویٰ العالیگیر یہ اور رد المختار جیسے عربی کے مشہور و متداول فتاویٰ اور متون و شروح میں بھی مذکور ہیں، اکثر و بیشتر تو باب صفہ الصلوٰۃ میں اور باقی اپنے اپنے متعلقہ ابواب میں۔

الغرض مرد و عورت کی نماز اور اس کے مذکورہ متعلقات میں فرق،

صریح احادیث، تعامل امت، اجماع ائمہ اربعہ اور اتفاق اہل علم سے ایک ناقابل تردید انکار حقیقت کے طور پر ثابت ہے، اس کا منکر، غیر مقلدین کے ہی امام عبد الجبار غزنوی رحمہ اللہ کے بقول: ”کتب حدیث و تعامل اہل علم سے بے خبر ہے۔“

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، و(الصلوٰۃ و(الملل) علی سب

السرملین و(خانم النبین و(علی آلہ و(صحابہ (رحمیں۔

ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی

جہادوی الاخریٰ ۱۴۱۵ھ

اسلام آباد